بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

# نظرات

## نئی تعلیمی پالیسی

حکومت کی طرف سے نئی قومی تعلیمی پالیسی کی منظوری اور اس کے [illegible] کہا جا سکتا ہے [illegible] پالیسی جملہ تعلیمی امور سے متعلق ہے جس میں قومی زبانوں کا [illegible] کی خواہش کے لئے [illegible] کا مسئلہ، علوم و فنون، اساتذہ، تربیت اور تحقیق [illegible] بھی شامل ہیں۔

ہماری ریاست میں [illegible] وجود نظریہ اسلام کا رہین منت ہے مسئلہ [illegible] کی اہمیت ہے جو بدن میں روح یا دل کی ہوتی ہے کہ اگر اس میں خرابی پیدا ہو جائے [illegible] اور صحت مندانہ نشوونما کے لئے براہ راست اس کے علاج کے سوا کوئی دوسرا [illegible] ہو سکتا۔ آج اگر ہمیں قومی وحدت، ملکی سالمیت، نظریہ پاکستان، اسلامی [illegible] اسی قسم کے دیگر مسلمات میں ابہام معلوم ہو رہا ہے۔ اور ہم اس کی واضح [illegible] ضرورت محسوس کر رہے ہیں تو اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اب [illegible] حقیقی اصلاحات ہی نہیں کیں جو اس نئی نسل کو دینی تعلیمات اور اسلامی [illegible] کما حقہ واقف کر دیتیں۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری [illegible] اقتدار طلبی اور [illegible] اندوزی کے رجحانات نے ہماری اخلاقی اقدار کو پامال کر دیا ہے [illegible] ۲۵ [illegible] معاشرتی زندگی میں جو [illegible] نفسا نفسی، خود غرضی اور عیش کوشی بڑھ رہی ہے [illegible] کی سب سے بڑی ذمہ داری ہمارے تعلیمی نظام پر عائد ہوتی ہے۔ ہمارے مزاجوں کی سطحیت پسندی

رن کی پستی، تحقیق وعلمی انہماک کی کمی، کشمکش حیات سے گریز، لذت سعی پیہم سے ناآشنائی
ر شخصیت وسیرت سے بے اعتنائی، اعلیٰ مقاصد سے بے التفاتی اگر سالقہ تعلیمی نظام
رامات وفتوحات نہیں تو کیا ہیں؟ ہم اس اصول کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتے کہ محض نعرہ بازیوں
ست سازیوں، سیاسی چالبازیوں، جلسوں، جلوسوں اور اخباری پروپاگنڈوں، غیر معیاری فلموں، گھٹیا
اور بے مقصد کتابوں کی نشر واشاعت کے ذریعہ قوموں کی اصلاح وتربیت ممکن ہے۔ اس کے لئے تو باقاعدہ
ہم کتاب وحکمت اور تزکیۂ نفوس وتہذیب اخلاق کی ضرورت ہے اور بدقسمتی سے یہی وہ عنصر ہے
سے ہماری تعلیم ناآشنا ہے۔ ہمارے مدرسہ میں عملی نمونہ ناپید ہے۔ تعلیم وتربیت کا تعلق سراسر
رتی بن کر رہ گیا ہے۔ تعمیرِ ملّت سے زیادہ تحصیلِ دولت پر نظر رہتی ہے۔ مقصد وعمل میں تطبیق دینے
، صحیح نصابِ تعلیم بنانے اور ماہر ودردمند اساتذہ پیدا کرنے کے بجائے ہم ایک دوسرے پر الزامات
نے کے عادی ہوتے جارہے ہیں۔ منتظمین اساتذہ کے شاکی ہیں۔ اساتذہ کبھی والدین کی بے توجہی کا رونا
تے ہیں کبھی طلبہ کی عدم توجہی کا اور کبھی نصابِ تعلیم کی خامیوں کا۔ طلبہ کو بھی اپنی جگہ شکایات ہیں۔
تھ ہی غیر تعلیمی تحریکوں میں ان کی دلچسپیاں روز افزوں ہیں۔ نئی نسل کو پرانی نسل سے الگ شکوہ
ے۔ سیاسی بحران کے باعث ملک میں ایک اضطراب وخلفشار ہے جو مستقبل کے تاریک سے تاریک تر
نے کی خبر دے رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ ہمارے اپنے کئے کا نتیجہ ہے۔ وما اللہ بظلام للعبید۔
برانے اور پریشان ہونے کے بجائے ہمیں صبر وہمت سے صورت حال کی اصلاح اور تلافی مافات کی
می کرنا چاہیئے۔ ہمیں سنجیدگی سے بلند بانگ نعروں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے فکر وعمل میں ہم آہنگی
یدا کرنے کے لئے مناسب اصلاحات درکار ہیں، قول وفعل سے تضاد ونفاق دور کرنے کے لئے
توبۂ نصوحا" کی ضرورت ہے اور یہ صورت نظامِ تعلیم کے قلب وروح میں بنیادی
تبدیلی کی متقاضی ہے۔

ایک اسلامی مملکت میں جس کے ارباب حل وعقد امانت داری سے اسلامی تعلیمات [illegible]
معاشرہ میں پھولتے پھلتے دیکھنے کی تمنا رکھتے ہوں اور جنہیں اسلامی [illegible]
بھی ہو، اس صورتِ حال کو کیسے [illegible] ... یں نہایت مفید نتائج
[illegible] اپنی تعلیم [illegible]

کہاں کی منطق ہے ؟ اس وقت ہم ایک ایسی جگہ پہنچ چکے ہیں جہاں ہمارے لئے [illegible]
نظام تعلیم کو اسلامی روح سے سرشار کرنے میں بلا توقف تیز کام ہو جائیں۔

ہر مسلمان اس حقیقت سے واقف ہے کہ اسلامی تعلیمات میں قرآن مجید [illegible]
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہر مسلمان کو اس کتاب کے پڑھنے اور جس قدر ہو آسانی [illegible]
پڑھتے رہنے کا مکلف ٹھہرایا ہے۔ دنیا کی کسی دوسری کتاب کے پڑھنے کے لئے [illegible]
ہے۔ مسلمانوں کو قرآن مجید میں تدبر و تفکر کا حکم ہے انہیں اپنے معاملات [illegible]
مسائل قرآن مجید کے احکام کی روشنی میں حل کرنے کا تاکیدی حکم ہے۔ بناء بریں کتاب [illegible]
میں غور و فکر کرنا، اس کے احکام کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان کا اپنا انفرادی فرض ہے [illegible]
وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک ہر مسلمان اس کتاب اللہ کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش [illegible]
کے نام سے وجود میں آنے والی مملکت میں سب پہلی تعلیمی اصلاح یہ ہونا چاہئے کہ [illegible]
معنی کی تعلیم ہمارے اسکولوں، کالجوں اور دوسری تعلیم گاہوں میں لازمی قرار دی جائے [illegible]
ایسا باقی نہ رہے جو قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ تعلیمی ماحول [illegible]
چاہیئے کہ استاد اور طالب علم سب اپنے موضوع اور اپنے ماحول کو قرآن مجید کی [illegible]
عادی ہو جائیں۔ پاکستان کے ہر مسلمان کا اسلام کی بنیادی تعلیمات سے واقف [illegible]
کو قطعی طور پر معلوم ہونا چاہیئے کہ اسلام کے کون سے وہ بنیادی اصول [illegible]
جن کی پابندی کرنا اس کا فریضہ ہے۔ وہ کونسا مقصد عظیم ہے جس کی ذمہ داری [illegible]
سونپی ہے۔ جب تک ہم تعلیم کے ذریعہ اسلامی احساس ذمہ داری [illegible]
و عدلیہ کی کرسیوں پر وہ دردمند نفوس نہیں دیکھ سکتے جو رعایا کے آرام [illegible]
آسائش و بہبود کو اپنا مقصود قرار دیں اور جو اپنے دن کے چین اور رات کی نیند کو [illegible]
بہبود پر قربان کر دیں۔

اسلامی تعلیم کا مقصد فرد و معاشرہ کو بلند ترین مقصد کے حصول کے قابل بنانا ہے۔ اس [illegible]
کے پیش نظر موجودہ تعلیم کسی طرح قابل اطمینان نہیں۔ طلب کو چھوڑیئے ہمارے [illegible]

اصل دین ہے، برائے نام ہے۔

ملک کے تعلیمی نظام میں قرآن مجید کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کرنا کوئی ناممکن کام یا مشکل مرحلہ نہیں ہے۔ مسلم عوام کی یہ دلی تمنا ہے کہ ان کے بچے قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے لگیں۔ حکومت کی معمولی توجہ اور ادنیٰ سی تبدیلی نہایت دور رس نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ مدت سے دینیات لازمی بنی ہوئی ہے لیکن جب بھی کوئی دینی مسئلہ درپیش ہوتا ہے ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ ہمیشہ اس سے لاعلمی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ صورت ایسے ملک میں کیوں کر روا رکھی جا سکتی ہے جس کا حصول اسلام کے لئے ہوا، اور جس کی بقا اسلام پر موقوف ہے۔ اور جہاں علامہ اقبال کے یہ اشعار لوگوں کی زبانوں پر ہیں:

دیں ہاتھ سے دے کر اگر حاصل ہو حکومت
ہے ایسے تجارت میں مسلماں کو خسارا!

---

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

---

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

---

از یک آئینی مسلماں زندہ است
پیکر ملت ز قرآں زندہ است

---

## اسلامی سکریٹریٹ

جدہ میں بلاد اسلامیہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے اسلامی ممالک کے مشترکہ سکریٹ [illegible] یا [illegible] پیرو فرائض پر سختی سے عمل کریں۔ چنانچہ فرائض

---

حوالہ کے لئے دیکھئے "فکر و نظر" کا شمارہ مارچ ۱۹۷۰ء

اسلامی سکریٹریٹ کا قیام دراصل انسانوں میں عدل و انصاف کے قیام کا
نام ہے۔ یہ ادارہ مظلوم انسانیت کے ہر دکھ کا مداوا ہوگا۔ ہمیں توقع ہے کہ بہت جلد یہ اد
ابتدائی مراحل سے نکل کر "لا خیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او مع
او اصلاح بین الناس[1]"(۴/۱۱۴) کا مصداق بن جائے گا۔ یہ صرف مظلوموں کی ہی مد
کرے گا بلکہ ظالموں کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ظلم سے بھی روکے گا۔ جنگ کے خطرات سے گھری
مظالم و مفاسد سے بھری ہوئی دنیا کو ایک ایسے بلند نصب العین رکھنے والے مثالی ادا
بے چینی سے انتظار تھا۔ ہم نواب زادہ محمد شیر علی خان (ہلال جرأت) کو اس پودے کے ا
پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی درخواست کرتے ہیں کہ اس کی آبیاری کا خ
انتظام کیا جائے اور عالم اسلامی کی تمام صلاحیتوں سے اس کو پوری پور
پہنچائی جائے تاکہ تیزی سے یہ پودا ایک تناور درخت بن جائے اور دنیا کے کسی حصہ
بھی ظلم کا ستایا ہوا اس کے سایہ اور اس کے پھلوں سے ناامید نہ رہے۔ ہم
اطلاعات و قومی امور نواب زادہ محمد شیر علی خان صاحب (ہلال جرأت) سے پُرزور م
کرتے ہیں کہ وہ اس ادارہ کو اپنے فرائض انجام دینے کے قابل بنانے میں ا
توجہ و انہماک سے حصہ لیں۔ ہم اس دن کے منتظر ہیں جب یہ ادارہ اپنے بلند مقاص
میں کوشاں ہوکر اپنے مخالفین سے بھی اپنی افادیت تسلیم کرالے گا۔ اور یقیناً اسی صورت
وہ توقعات جو عالم اسلامی نے جدہ کانفرنس سے وابستہ کی تھیں، پو
ہو سکیں گی۔

---

[1] یعنی صرف وہی کانفرنسیں اور مجالس شوریٰ مفید نتائج پیدا کرتی ہیں جن میں مفاد
کے کاموں، بھلائیوں اور لوگوں کے درمیان سدھار اور صلح و اصلاح کی کوششوں کا حکم دیا